عظیم اللہ خاںؒ کانپوری

www.toobaaelibrary.com

جنرل پبلشنگ ہاؤس۔ بندر روڈ۔ کراچی

www.toobaaelibrary.com

سلسلہ علمبرداران انقلاب ۱۸۵۷ء

نمبر (۵)

حیات عظیم اللہ خاں کانپوری

بانی

انقلاب ۱۸۵۷ء

از

مفتی انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی

دائرۃ المصنفین کراچی

قیمت

www.toobaaelibrary.com

انتساب

عظیم اللہ خان کانپوری بانی انقلاب ۱۸۵۷ء
نامی کتاب کو اپنے مخلص دوست مولانا
اسد القادری ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام
صدر کل پاکستان دستور پارٹی کے نام
انتساب کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں۔

انتظام اللہ شہابی

www.toobaaelibrary.com

تعارف

علمبردارانِ انقلاب ۱۸۵۷ء کے سلسلہ کی عظیم اللہ خاں کانپوری بانیٔ انقلاب ۱۸۵۷ء نامی کتاب پانچواں نمبر بھی ہمارے دوست مفتی انتظام اللہ شہابی کی کاوش کا نتیجہ ہے عظیم اللہ خان کے متعلق یہ مبسوط تذکرہ اردو میں پہلی بار پیش کیا جارہا ہے۔ امید ہے اہلِ ملک بطلِ حریت کی سوانح عمری کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اپنے بچوں کے مطالعہ میں رکھیں گے تاکہ وہ اپنے اسلاف کے کارناموں سے واقفیت بہم پہونچائیں اور اپنی زندگی کے لئے شمع راہ بنائیں۔

صدر دائرۃ المصنفین

کراچی

www.toobaaelibrary.com

عظیم اللہ خان کانپوری

عظیم اللہ خاں کی شخصیت ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی میں . . . مولوی احمد اللہ شاہ کے بعد نمایاں حیثیت کی سزاوار ہے یہی وہ فرد محترم تھا جس نے ظالم فتنہ پرداز حکومت انگلشیہ کے خلاف ۱۸۵۷ء کی انقلابی سکیم مرتب کی جس سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقتدار پر وہ کاری ضرب لگی کہ اگر ملک کے راجہ و نواب حکومت کا ساتھ نہ دیتے اور معاونت نہ کرتے تو انگریز پٹ کر بھاگ کھڑا ہوتا باوجودیکہ راجاؤں نوابوں کی امارت کو قائم رکھنے کے لئے یہ اسکیم چلائی تھی اس کے سوا انگریز کی غلامی سے عوام و خواص کو نجات دلانا چاہتے تھے لیکن اپنے بھائیوں نے انگریز سے زیادہ اپنی تیغ خون آشام سے گلے کاٹے یہ پنجاب کے سکھ اور راجہ نیپال و گورکھے تھے۔

۱۸۵۷ء کے واقعات جو ہندوستانیوں اور انگریزوں نے لکھے ہیں ان سے عظیم اللہ خان کی سیاست دانی کی تصویر سامنے آجاتی ہے اس نے بر بنائے تعلقات نانا راؤ کو برسر اقتدار کرنا چاہا مگر خود نانا راؤ پست ہمت ثابت ہوا اور مرہٹوں نے اس کا ساتھ نہیں دیا اور ہر موقعہ

www.toobaaelibrary.com

پر بزدلی دکھا گئے البتہ تانتیا ٹوپے نے عظیم اللہ کی اسکیم کے تحت فوجوں میں جو انگریز سے منافرت پھیلائی ہے وہ قابل تعریف ہے راجاؤں اور نوابوں نے ساتھ نہیں دیا اس کے سوا پورے ملک میں اس کی اسکیم بروئے کار نہ آسکی تھی۔

مولوی احمد اللہ شاہ کا طریقہ دینی تھا وہ قوم کے مجاہد بنا کر انگریز سے جہاد کرکے اس کے اقتدار کا خاتمہ چاہتے تھے۔ عظیم اللہ مرہٹوں کی حکومت کے خواہش مند تھے۔ مگر آخر میں انکو بھی مولوی احمد اللہ شاہ کا دامن تھامنا پڑا یہ ضرور ہے کہ عظیم اللہ خاں کی پوری اسکیم راز ہی میں رہی۔ گانگریس کی ساٹھ سالہ تاریخ میں صفحہ ۸۸ پر ہے کہ

"عظیم اللہ نانا راؤ پیشوا احمد شاہ وزیر اودھ نواب علی نقی کی مشترکہ اسکیم بغاوت صیغہ راز میں ایسی رکھی گئی کہ جس کی مثال تمام عالم میں نہیں مل سکتی"

عظیم اللہ کے حالات بیوٹنی پر جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں اس میں حالات جستہ جستہ موجود ہیں راقم سطور نے غدر کے چند علما میں ان کا ذکر کیا ہے ایک مبسوط مقالہ ہسٹوریکل میگزین کراچی کے لئے لکھا جس کو مولوی ذکریا صاحب مائل نے انگریزی زبان کا جامہ پہنایا اور مدیر رسالہ مکرمی ڈاکٹر سید معین الحق صاحب نے نظر ثانی کر لی ہے قریبی اشاعت

www.toobaaelibrary.com

میں شائع کیا جارہا ہے اب یہ مفصل اور جامع سوانح عمری پیش کی جاتی ہے

بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق مدظلہ کے کتب خانہ نے اس کی ترتیب میں بڑی

مدد کی جس کا ذکر نہ کرنا احسان فراموشی ہے۔ (انتظام اللہ شہابی)

تذکرہ

عظیم اللہ خاں کے والد عبداللہ خان سرحدی علاقہ کے رہنے والے تھے، عبداللہ کے باپ اپنے وطن سے کانپور آکر فوت ہو گئے۔ ان کے ملنے والے ایک خانساماں تھے انہوں نے عبداللہ کو اپنے پاس رکھ لیا مثل اولاد کے نگہداشت کی بجائے سپہ گری کے ان کو اپنا ہنر سکھایا جب وہ مر گیا تو اس کے بجائے یہ انگریز فوجی افسر کی خدمت میں رہے وہ شریف خصلت تھا عبداللہ کی کارکردگی سے مانوس ہو گیا شریف گھرانے میں شادی ہوئی عظیم اللہ جس سے پیدا ہوئے اور چھ۔ سات برس کے ہو گئے تو انگریز کے بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولتے۔ فوجی افسر عظیم اللہ کو ہونہار سمجھ کر اس کی تعلیم کی طرف توجہ کی[1]

روزنامچہ فارس محل میں محمد علی خاں جیمی گرین کا بیان ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"عظیم اللہ خاں نے ماسٹر گنگا دین سے گورنمنٹ اسکول کانپور میں انگریزی خوب تحصیل کی[2]"

---

[1] بھارت کے سپوت صفحہ ۱۳۱ [2] مصنف مارچ ۴۳ء صفحہ ۱۴۰

www.toobaaelibrary.com

عظیم اللہ خان کی انگریزی میں کافی مہارت ہو گئی مشن کے اسکول
میں ماسٹر ہو گئے ان کی انگریزی دانی کی عام شہرت تھی حکام ضلع بڑی
قدر کرتے تھے جب لفٹننٹ گورنر کا دورہ کانپور کا ہوتا تو عظیم اللہ خان
ہی ایڈریس پیش کیا کرتے امرائے کانپور میں نانا راؤ پیشوا کی قدر و منزلت
زیادہ تھی کلکٹر کانپور نے نانا راؤ سے اور عظیم اللہ سے تعارف کرا دیا
اسنے اپنی جاگیر کا سربراہ کر دیا مدرسہ کی نوکری چھڑوا دی۔[۵]

حالات نانا راؤ

نانا راؤ دھونڈو پنت مہنتہ بٹھور جو ۶ یا ۸ میل گنگا کنارہ پر واقع ہے
ہندوؤں کے نزدیک متبرک جگہ ہے۔ اس کا راجہ تھا باجی راؤ
دوم پیشوا ۱۸۱۸ء کو سر جان ملکم نے کمپنی کی طرف سے پچاس لاکھ
روپیہ نذر لیا اور کچھ فوج اور چند توپیں رکھنے کی اجازت دی اور پانچ
لاکھ روپیہ سالانہ پنشن مقرر کی تھی اور بٹھور کی جاگیر قیام کے لئے دی
ان کے اولاد نہ تھی ۱۸۲۷ء میں دکھنی برہمنوں کے لڑکوں کو گود لیا ایک کا

---

[۵] این ایڈ دانس ہسٹری آف انڈیا ۷۷۳

www.toobaaelibrary.com

نام سادہو راؤ تھا جس کی عمر چار سال کی تھی دوسرے کا نام دھوندو پنتھ جو
ڈھائی سال کا تھا یہی نانا کے نام سے مشہور رہے ہے[۱] نانا کے باپ کا نام مادھو
نرائن راؤ بھٹ تھا برہم ورتا لونا کے رہنے والے تھے ۔

نانا کی تعلیم کا انتظام کیا گیا انگریزی میں معقول استعداد بہم کی دتاسی
اپنے خطبات میں لکھتا ہے کہ

"یہ جوان خوار السان انگریزی تقریر و تحریر میں ید طولیٰ رکھتا تھا
اس شخص نے شکسپیر کے ڈرامہ ہملٹ کا ترجمہ کیا تھا[۲]"

نانا کو پیشوا نے متبنیٰ قرار دیا اور ۱۸۵۱ء میں گدی نشین کیا اور حکومت
کمپنی کو اطلاع دے دی ۱۸۵۱ء میں باجی راؤ مر گیا[۳] ڈلہوزی گورنر
جنرل تھا اس نے پنشن ضبط کر لی اور نانا راؤ کو وارث نہیں مانا صرف بٹھور
کی ریاست بطور گزارے کے اس کو معافی میں دے دی گئی[۴]

نانا کو وظیفہ نہ ملنے پر سخت مایوسی ہوئی بلکہ سارے ہندوستان میں
عام طور پر انگریزی حکومت کا یہ فعل بد دیانتی اور معاہدے کے خلاف ورزی

---

۱ تاریخ بغاوت ہند ڈاکٹر مکند لال مطبوعہ مفید خلائق آگرہ صفحہ ۴۰
۲ خطبات گارساں دتاسی صفحہ ۲۲۶ ۳ تاریخ بغاوت ہند ڈاکٹر مکند لال مطبوعہ مفید
خلائق ۱۸۵۹ء ص ۴۰ ۴ تاریخ ہند الیسری پرشاد صفحہ ۵۰۳

www.toobaaelibrary.com

سے تعبیر کیا گیا۔

عظیم اللہ کا سفر انگلستان

عظیم اللہ نے ۱۸۵۳ء میں نانا کا سفیر بن کر انگلستان کے سفر کا ارادہ کیا اور نانا سے کہا کہ ڈائرکٹران کمپنی سے ڈلہوزی کے حکم کی تنسیخ کرالوں گا محمد علی جیمی گرین کا بیان ہے کہ مجھ سے بھی انگلستان ہمراہ چلنے کے لئے کہا ہم اس کے ساتھ ہو گئے نانا نے بہت سا روپیہ (پانچ لاکھ) عظیم اللہ کو دیا کہ ڈائرکٹران کی تواضع و مدارات میں فراخ دلی سے کیا جائے[1]

نانا صاحب نے اپنے بھائی بالا صاحب گوکھلے کو ساتھ کر دیا انگلستان پہونچکر ایک اعلیٰ ہوٹل میں قیام کیا۔ ڈائرکٹران سے ملاقاتیں کیں منہ بھرائی کی تمام انگلستان میں اس کے شاہانہ خرچ کی دھوم مچ گئی اور اس کے حسن لیاقت اور شریفانہ طور طریق نے لارڈ لس کی لڑکیوں کو گرویدہ بنا لیا اس کے متعلق اخبارات میں پرنس آف انڈیا کے نام سے خبریں شائع ہوئیں لعبتانِ فرنگ کے جو خطوط ان کے نام آئے وہ مجموعہ کی صورت میں شائع ہو گئے ہیں غرضکہ آؤ بھگت بہت کچھ ان کی ہوئی مگر کامیابی نہ ہوئی اس زمانہ میں ایک وفد راجہ ستارہ کی طرف سے بھی انگلستان آیا ہوا تھا اس کے سرگردہ انگوجی باپوجی تھے یہ بھی ناکام لوٹے۔

www.toobaaelibrary.com

جیمی گرین بیان کرتے ہیں کہ ہم پانچ لاکھ روپیہ خراب کرکے وہاں سے چل دئے اور براہ قسطنطنیہ ہندوستان کو ۱۸۵۵ء میں روانہ ہوئے قسطنطنیہ سے ہم کریمیا گئے اور وہیں پر ہم نے دیکھا کہ ۱۸ جون کو انگریزوں نے حملہ کیا مگر شکست ترکوں سے کھا گئے سباسپٹول کے سامنے دونوں فوجوں کی حالت زار دیکھ کر ہمارے دل پر بڑا اثر پڑا میدان جنگ سے قسطنطنیہ لوٹے یہاں ہملن کی روسی افسر ملے[1] وہ ہم سے کہنے لگے کہ اگر تم لوگ ہندوستان میں غدر پھیلا دو تو ہم ہر طرح مدد دیں گے اور تمہارا بڑا فائدہ ہوگا اب تو میں نے اور عظیم اللہ خاں نے ارادہ کر لیا کہ کسی طرح کمپنی کا راج سر زمین ہندوستان سے کھودیں[2]۔

کریمیا میں مسٹر رسل نامہ نگار لندن ٹائمس سے ملاقات ہوئی اس نے بھی اس لئے روزنامچہ میں اعظم اللہ کی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔

مولوی طفیل احمد منگلوری مؤلف مسلمانوں کا روشن مستقبل بیان کرتے ہیں کہ عظیم اللہ اور مسٹر رسل ایک مقام پر بیٹھے ہوئے جنگ انگریز اور

---

[1] کے اینڈ مالیسن ہسٹری جلد ص ۴۵۴

[2] روزنامچہ میوچیل (انگرار محمد شفیع مرادآبادی) مصنف علی گڈھ صفحہ ۱۴۱ واندین میوٹنی مالیسن جلد اص ۲۲۵"

www.toobaaelibrary.com

ترکوں کی دیکھ رہے تھے اور بھی لوگ وہاں موجود تھے یکایک ایک گولہ سامنے آکر گرا سب بھاگ کھڑے ہوئے عظیم اللہ وہیں بیٹھے رہے لوگوں کو گمان ہوا کہ عظیم اللہ ختم ہو گئے گرد و غبار چھٹا تو لوگ ان کے پاس آئے یہ کپڑے جھاڑ رہے تھے ان سے رسل نے کہا آپ کیوں نہیں بھاگے یہ کہنے لگے کہ گولہ گر چکا تھا اور فراری محض عبث تھی روسی اور انگریز عظیم اللہ کی بہادری کی داد دینے لگے۔ عظیم اللہ وطن آ گئے نانا راؤ کو روداد سفر سنائی اور دوستوں کے مشورہ سے آگاہ کیا۔

نانا بٹھور میں تھا تانتیا ٹوپی جو اس کا چچا زاد بھائی ہوتا تھا اس کو بلایا اور اپنی لڑکی مینا بائی کو عظیم اللہ خاں نے انقلابی اسکیم پیش کی مرکز اس تحریک کا بٹھور رکھا گیا۔ نانا عظیم اللہ کو ہمراہ لے کر لکھنؤ پہونچے نواب علی تقی ہمنوا ہو گیا پھر دہلی گئے بلٹو ٹرپ کے افسروں سے ملاقات کی بہادر شاہ تک پہنچ نہ ہو سکی اور بٹھور لوٹ آئے نوابوں راجاؤں کو خطوط لکھے کوئی تیار نہ ہوا۔ کانپور میں مولوی عبداللہ صدر الصدور سے جنکا بعد فرائض صدر الصدور کے درس و تدریس مشغلہ تھا وہ حکومت سے بیزار سے تھے عظیم اللہ کے ملنے والے تھے وہ بھی شریک مشورہ ہو گئے۔ تانتیا ٹوپی نے جوگیانہ لباس اختیار کر کے فوجوں میں گشت لگایا۔

واجد علی شاہ کی معزولی کے بعد ان کی چالیس ہزار فوج برخواست

www.toobaaelibrary.com

کردی گئی اودھ پر معزولیٔ شاہ کا بڑا اثر بڑا اور فوجیوں نے انگریز کے خلاف زہر افشانی شروع کردی سکھوں کی دو رجمنٹیں باقی رکھی گئی تھیں وہ بارک پور بھیجدی گئیں ان میں محمد شفیع جاٹ گکاھی بھی تھے یہ دفعدار تھے انہوں نے خط وکتابت سے فوجوں میں بغاوت پھیلائی۔

حسن اتفاق کانپور کی انگریزی فوج میں کچھ فرانس کے رہنے والے افسر تھے البرٹ میک، دوسرا مسٹر گارڈن البرٹ فرانس کے علاقہ کا رہنے والا تھا کوئی جرم کرکے آگیا تھا وہ سرخروئی اپنے ملک سے حاصل کرنے کے لیے انگریزی فوج میں انتشار پھیلانے کی تدبیریں کیا کرتا تا چنانچہ نانا راؤ کی سن گن ان سردو کو لگ گئی وہ بٹھور جاکر ملے عظیم اللہ نے مشورہ میں اس کو شریک کر لیا[1] اس زمانہ میں ایک روسی بھی آگیا حسن نے اپنا نام عبداللہ رکھا اور عظیم اللہ کے ساتھ ہو گیا۔

عظیم اللہ نے انگریز کی منافرت اس انداز سے پھیلائی کہ کوئی سمجھ نہ سکا بعض حضرات انفرادی طور سے بھی انگریزوں کے خلاف کام کر رہے تھے۔ مولوی احمد اللہ شاہ دینی دعوت کے نام سے علیحدہ ٹیوں سے جہاد کی تیاری ایک عرصہ سے کر رہے تھے آگرہ سے آغاز ۱۸۵۶ء میں فیض آباد

---

[1] سیلاب خون مطبوعہ صدیق بک ڈپو ص ۱۷۵

www.toobaaelibrary.com

جاتے ہوئے کانپور میں عظیم اللہ سے مل گئے تھے ہر دو مطمئن ہو کر رخصت ہوئے۔ مولوی لیاقت علی الہ آباد میں اور مولوی حکمت اللہ ڈپٹی کلکٹر فتح پور میں مولوی سرفراز علی شاہجہاں پور انگریزی اقتدار کے خلاف سرگرم سعی تھے محراب شاہ قلندر نے گوالیار کی پوری فوج پر قابو پا لیا تھا ان واقعات کا اثر دور دور تک پہنچ گیا تھا۔ مگر انقلاب کی تاریخ کا تعین نہیں ہوا تھا کہ بارک پور میں چربی کے کارتوس کا قضیہ رونما ہو گیا فقرا اور جوگیوں نے اس قصہ سے انگریزی فوج میں آگ سی لگا دی ہے[1]

---

[1] منتخب التواریخ مہندر ص ۱۹۴

www.toobaaelibrary.com

چربی کے کارتوس کی حقیقت

کمپنی نے انفلیڈ رائفل کا استعمال تجویز کیا تو کارتوس بنانے کا ٹھیکہ مقامی ٹھیکہ داروں کو دیا گیا۔ دمدم مقام میں کارخانہ قائم ہوا وہاں سے کارتوس بن کے آتے دانت سے ان کارتوسوں کو کاٹنا پڑتا تھا چکنائی اس پر لگی ہوتی تھی سپاہیوں کو حکم ہوا کہ اس کی مشق کریں۔ ایک خلاصی جو اس کارخانہ میں کام کرتا تھا۔ ایک برہمن سپاہی سے ملا جو رائفل کی مشق کرنے لگا تھا اس کے ساتھ میں ایک پیتل کا لوٹا تھا جس میں پانی تھا، خلاصی بہت پیاسا تھا اس نے برہمن سے کہا مہاراج اجازت ہو تو آپ کے لوٹے سے پانی پی لوں برہمن نے انکار کر دیا اور کہا تیرے لبوں کے لگنے سے میرا لوٹا ناپاک ہو جائیگا، خلاصی بولا مہاراج گائے کی چربی کے کارتوس دانتوں سے کاٹنے کے سبب آپ کا منہ پاک رہے اور میرے منہ کے لگنے سے پیتل کا لوٹا ناپاک ہو جائے مہاراج چند دن ہی جاتے ہیں تمہارے ذات پات خاک میں مل جاتی ہے" اس کا چرچا بارک پور میں پھیل گیا[1] منگل پانڈے نے اس واقعہ کا اثر بہت لیا

---

[1] تذکرہ عالم صفحہ ۲۴۶

www.toobaaelibrary.com

اور ساتھیوں سے کہنے لگا کہ مٹھی بھر بدیسی لوگوں کو اپنے اوپر حاکم کب تک بنائے رکھو گے اب تو ان کی بھٹو کریں کھائی نہیں جاتیں یہ بات اجیٹن کے کان تک پہنچ گئی وہ شیر کی طرح گرجتا ہوا آیا اور پانڈے کو برا بھلا کہا اور گرفتار کرنا چاہا پانڈے کے ہاتھ میں بندوق تھی اس نے اجیٹن پر داغ دی دوسرا اجیٹن دیکھ رہا تھا اس نے ایک مسلمان سپاہی کو اشارہ کیا اس نے بندوق پانڈے سے لے لی۔ پانڈے گرفتار کر لیا گیا اور مقدمہ جنگی کونسل میں اس پر چلایا گیا آخرش اس کو پھانسی لگی[1] اور اس کے ساتھی فوج سے نکال دیے گئے[2] چنانچہ ان کے ذریعہ یہ خبر تمام فوجوں میں پھیل گئی[3]

۵ اپریل ۵۷ء کو ۱۹ نمبر پلٹن کے سپاہی جن کے ہتھیار چھین لیے گئے وہ کانپور آئے اور فوجیوں سے ملاقات کی[4] آٹھویں پلٹن اور ۵۶ نمبر پلٹن کے کچھ لوگ ایک جگہ جمع ہوئے ۵۶ نمبر کے سپاہی

---

[1] کمپنی کی حکومت صفحہ ۳۶۴

[2] پربار چندر صفحہ ۸۹

Indian mutiny Kayes & malleson's History [3]

[4] تاریخ بغاوت ہند ص ۴۲۷

www.toobaaelibrary.com

جان محمد نے ساتھیوں سے مخاطب ہو کے کہا تم عنقریب توپ سے
اڑا دئے جاؤ گے یہ خبر جنرل ویلر کو لگ گئی اس نے ان لوگوں کو گرفتار
کر کے قید کر دیا[1] اس واقع کا یہ اثر ہوا کہ دوسرے رسالہ کے ترک
سوار باہمی چہ میگوئیاں کرنے لگے اور ان میں بھی انگریز سے بیزاری
پھیلنے لگی[2] اس زمانہ میں نانا راؤ کانپور آئے اپنی کوٹھی واقع نواب گنج
میں ٹھہرے اس کے خاص دو سوار ایک رحیم خاں ساکن بشن پور ضلع ہتور
اور دوسرے مدد علی ساکن باندہ فوجیوں کے حالات اور سکنات کا جائزہ
لینے کے لئے گئے ــــ بعد فوجیوں میں زہر بغاوت کا پھیلا آئے
اور سب حال نانا راؤ سے بیان کیا۔ نانا نے اپنے بھائی بالا راؤ
کو دوسرے رسالہ میں ٹیکا سنگھ صوبیدار اور گوپال سنگھ جمعدار میجر
وسردار سنگھ اور شمس الدین خاں سوار و شیخ بلاقی ورلے سنگھ
کے پاس بھیجا یہ لوگ بالا صاحب کے ہمنوا ہو گئے اور سرغنہ بغاوت
بن گئے[3] نانا بٹھور روانہ ہو گئے۔

نانا کے سواروں کا صوبہ دار جوالا پرشاد میجر گوپال سنگھ سے

---

[1] تاریخ بغاوت ہند ص ۲۲۸ [2] ایضاً ۲۲۸ [3] ایضاً ۲۳۱

[4] ایضاً ۲۳۲

www.toobaaelibrary.com

گہرے تعلقات رکھتا تھا چنانچہ کچھ دن بعد ہی بٹھور دو دن کی رخصت پر گیا۔ صوبیدار ٹیکہ سنگھ ہمراہ تھے۔ بالا راؤ کے یہاں ہر دو مقیم ہوئے اور نانا راؤ اور عظیم اللہ سے ملے جلے اور کچھ مشورے ہوئے یہ لوگ کانپور لوٹ آئے اس کے بعد نانا اور عظیم اللہ کانپور آگئے۔ ایک روز شام کو سکھا ملیا گھاٹ پر ٹیکا سنگھ اور گوپال سنگھ شمس الدین خاں رحیم علی اور مدو علی جمع ہوئے نانا راؤ اور عظیم اللہ بالا راؤ بھی آگئے اور مشورہ کیا گیا کون سے دن سے انگریز سے سرکشی کا آغاز کیا جائے[1] جو تاریخ اور دن مقرر کیا گیا وہ صیغہ راز میں رہا بعض کا کہنا ہے ۲۰ جون کی تاریخ انقلاب کی تھی چپاتیاں اور کنول کے پھول تقسیم کئے جا رہے تھے جو اودھ اور روہیلکھنڈ اور دہلی تک بٹنے پائے تھے شمس الدین نے یہ شہرت دی کہ تھوڑے دن جاتے ہیں کہ نانا صاحب کا راج تمام ہندوستان میں ہو جائے گا یہ بخنا ور نے مجسٹریٹ کو کردی اور مجلس مشاورت کی تفصیل بھی سنا دیا نانا بٹھور سے آئے مجسٹریٹ سے ملے اس نے کہا یہ اطلاع مجھ کو ملی ہے انہوں نے کہا مشورہ ضرور کیا مگر اس کی غرض فوجوں کی بد دلی کو دور کرنا اور حکومت کا تابعدار رکھنا ہے مجسٹریٹ

---

[1] تاریخ بغاوت ہند ص ۲۳۲

www.toobaaelibrary.com

ان کا دوست تھا اسے کامل بھروسہ تھا وہ مطمئن ہو گیا ؎۱ میرٹھ پر بارک پور اثر پڑا، ۱۰ رمئی ۱۸۵۷ء کو انگریز افسروں کی حماقت سے فوج منحرف ہو گئی مار دھاڑ کر کے دلی پہونچے جس کی خبر لکھنؤ پہونچی منشی رسول بخش کاکوروی عظیم اللہ کے ہمنوا تھے مسٹر کارنگی کے ہاتھ چڑھ گئے تو اس نے ۲۲ نفوس جو ان کے ساتھی پیادہ بٹالین کے تھے مع ان کے پھانسی پر لٹکا دیئے گئے ؎۲ یہ حالات کانپور پہونچے ۳ بٹالین اور تیسرا رسالہ جو مقیم تھا اس کے ساتھ توپ خانہ بھی تھا اس واقعہ سے غصہ کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے ۱۶ رمئی کو لین میں آگ لگادی، توپ خانہ ولایتی بارک میں بھیجدیا گیا اور ولایتی سوداگر اور حکام افسران سب بارکوں میں جمع ہو گئے یہاں کل انگریز ۷۵۰ تھے ؎۳

؎۱ تاریخ بغاوت ہند ص ۳۴۳

؎۲ قیصر التواریخ جلد دوم ص ۳۰۷ ؎۳ بغاوت ہند ص ۱۰۲

www.toobaaelibrary.com

کانپور کے وقائع

نانا صاحب کانپور آئے ہوئے تھے وہ ۲۶ مئی ۱۸۵۷ء کو مسٹر ہیلسڈن مجسٹریٹ سے ملے اور اس نے سرکاری خزانہ ان کے سپرد کر دیا نانا نے دو توپیں اور دو سو سوار اپنے حفاظت پر مامور کئے ۵۳ پلٹن تلنگہ کے سپاہی بھی متعین کئے گئے۔

۲ مئی ۱۸۵۷ء کو جنرل ویلر نے لکھنؤ سر ہنری لارنس کو سو گوروں کے لئے لکھا مگر خود مصیبت میں مبتلا تھا فوج نہ بھیج سکا۔

انگریز افسر اس قدر خوفزدہ تھے کہ جان کے خطرہ سے اپنی اپنی فوجی لین میں سویا کرتے آخر اسی ماہ میں دوسرا رسالہ جے ٹکسن اودھ سے کانپور آیا مگر تیور اس کے بھی بدلے ہوئے تھے چیف کمشنر اودھ کپتان کبری اس رسالہ کے ہمراہ کر دئے تھے دو دن بعد لفٹننٹ ڈیش کو نصف توپ خانہ مذکورہ فوج سے شامل ہونے کے لئے روانہ کیا۔ مین پوری کے قریب ان فوجوں نے مسٹر کبری پر گولی ماری اور چلتے ہوئے۔

۲ جون کو دو بجے رات کو رسالہ دوم ترک سوار اور اول پلٹن نے چھاؤنی سے علیحدگی اختیار کر لی اور حریت نوازوں کے ساتھ ہو گئے

www.toobaaelibrary.com

وقائع ماہ جون

۲ر جون ۵۷ء کو فرنگی گرٹسی نام سے جو عہدہ سے معزول
ہو گیا تھا اس نے دوسری رسالہ کے سواروں پر جو گشت کر رہے تھے
گولی چلادی جب پکڑا گیا اور عدالت میں پیش ہوا مجسٹریٹ نے چھوڑ
دیا کہ یہ نشہ میں تھا عالم مدہوشی میں یہ واقع ہوا اس پر فوجی بگڑ گئے اور
ادہر دمدمہ جو بنا انکو خلش پیدا ہوئی کہ یہ کیا انتظام ہے[۱] ۳ر جون کو
ایک میم اور انگریز کی لاش نہر میں ملی ۴ر جون کو رسالہ دوم نے
اپنے بال بچوں کو چھاؤنی سے شہر بھیج دیا اور رات کو جب دلکڑہ بجا اس
وقت صوبیدار ٹیکا سنگھ معہ پچاس سوار دمدمہ کے نزدیک پہرہ پر
متعین تھا معہ اپنی جماعت کے وہاں سے نواب گنج (یہیں کوٹھی نانا راؤ
کی تھی) چلا گیا اس کے بعد سارجنٹ میجر کا بنگلہ جلا دیا گیا پھر
صوبیدار میجر بھوانی سنگھ انگریز کا طرفدار تھا اس سے دو دو ہاتھ
رہے وہ دیبی سنگھ کے ہاتھ سے زخمی ہو گیا گوپال سنگھ حوالدار

۱؎ تاریخ بغاوت ہند ص ۴۳۴

www.toobaaelibrary.com

ہیجر معہ پیادوں کے سواروں سے مل گئے کرنیل الو بیاٹ نے سمجھایا مگر پلٹن نمبر ۵۶ انگریز وفادار کا ساتھ دے رہی تھی[1] ۵۳ - ۵۶ پلٹن سب ایک ہو گئی، جیل خانہ توڑ کے قیدیوں کو آزاد کر دیا اور مکانوں میں آگ لگادی یہ تمام فوج کلیان پور جا کر ٹھہر گئی راہ میں مسٹر مرفی کو مارا مگر وہ بچ گیا اس پر اودھ کے توپ خانہ اور گولندازوں نے نوکری سے علیحدگی اختیار کر لی لفٹننٹ ایش نے ہتھیار رکھوائے یہ لوگ بھی کلیان پور پہونچے رسالہ دوم کے افسران نے نانا کو پیغام بھیجا آپ دل سے ہمارے ساتھ ہو جایئے اور ہمارے سپہ سالار بن کر دہلی چلیئے۔ رسالہ دوم کا ۵۳ ویں پلٹن کی لین میں ایک سوار آیا اور اس نے کہا کہ ہماری پلٹن کی کمپنی جو خزانہ پر تعینات ہے کہتی ہے کہ اپنی ہماری پلٹن اس وقت تک خزانہ کو نہیں لوٹیں گے نہ کسی کو لوٹنے دیں گے اس وقت حوالدار بندا پانڈے اور لائٹ کمپنی کے سپاہی متعلقہ پلٹن مذکور چلا اٹھے کہ "رام چندر جی کی جے" اور خزانہ پر ٹوٹ پڑے دمدمہ سے گولے برسنے لگے گنگا رائے بہاٹ جو پلٹن ۵۶ کا سپاہی تھا وہ آگے ہو گیا اور پوری پلٹن کو ساتھ لیا

---

[1] تاریخ بغاوت ہند ص ۴۳۸

www.toobaaelibrary.com

ایک صوبیدار چھٹی لے کر بٹھور نانا راؤ کے پاس پہونچا یہ تحریر تھا۔

پیغام

مہاراج اگر آپ ہمارے شامل ہوں گے تو آپ کے واسطے سلطنت ہے اور اگر ہمارے دشمنوں کے طرفداری کریں گے تو آپ کی موت ہے۔

مہاراج نے جواب دیا کہ "مجھے انگریزوں سے کیا کام ہے میں بدل وجان تمہارا ہوں"

جو فوجی افسر آئے تھے ان ہندوستانی افسروں کے سر پر ہاتھ رکھ کر نانا نے قسم کھائی اور اقرار کیا میں جلد تمہارے ساتھ شامل ہونگا نانا راؤ و بالا راؤ اور عظیم اللہ میں مشورہ ہوا۔ عظیم اللہ خاں نے کہا ہمارا دہلی جانا حماقت ہے وہاں ہمارا کیا اختیار ہوگا اوّل کانپور کا قبضہ کر کے اپنی حکومت پورب کی جانب جہاں تک ہو سکے پھیلائے میں بخوبی واقف ہوں کہ انگریزی فوج ہندوستانی فوج کے مقابل۔۔ چوتھائی بھی نہیں ہے ——— اور جبکہ کُل فوج بنگال سرکش ہوگئی

www.toobaaelibrary.com

تو انگریز محض بے طاقت ہو گئے نانا نے اس صلاح کو مان لیا
نانا مع بابا بھٹ عظیم اللہ کلیان پور گئے اور فوجیوں سے ملے
ٹیکا سنگھ، صوبہ دار رسالہ دوم کو لقب جنرل کا ملا اور رسالہ کا وہ
افسر کلاں مقرر ہوا جمعدار درجن سنگھ کو پلٹن پیادگان نمبر ۵۳
کی حکومت ملی اور صوبہ دار گنگا دین پلٹن ۵۶ کا افسر اعلیٰ ہوا۔
۶ر جون بروز دوشنبہ کل فوج سرداری نانا صاحب کانپور آئے

بہت سی توپیں اور سامان جنگ جو زور کی بھیجنے کے واسطے کشتیوں
میں لدوایا گیا تھا وہ نہر میں کھڑی تھیں اس فوج نے اس پر قبضہ
کیا اور دمدمہ کو اڑا دینے کے لئے فوج روانہ ہوئی۔
۶ر جون کو صبح صوبیدار کے تالاب سے عظیم علی کے گھر پہ
گولہ مارا اور اس کو معہ لڑکوں کے نانا پاس لائے نظام الدولہ اور
باقر علی بھی گرفتار کر لائے گئے اور نواب ننکو کو بھی پکڑ لیا غرضکہ
نانا کے حکم سے انگریز پکڑ پکڑ کر مارے جا رہے تھے [1] اور اشتہار
جاری ہوا کہ جو پناہ دے گا اس کا گھر بار برباد کیا جائے گا۔

---

[1] ایضاً ۲۴۳

www.toobaaelibrary.com

لالہ بدری ناتھ گماشتہ کا گھر لوٹ لیا سمون کا پل توڑ ڈالا۔ باپو داتار کو معہ بیس سوار بیٹھور روانہ کیا تاکہ ناناکی بیٹھور میں جا کر شہرت دی جائے چودھری چینی سنگھ ایک ملازم نانا کا بیٹھور کا تھانیدار مقرر کیا گیا۔

باجے راؤ پیشوا کی بیواؤں کا کارندہ اور مختار کار گوردھن نے نانا کو منع کیا تھا کہ اس تحریک میں حصہ نہ لے۔ وہ توپ سے اڑا دیا گیا اور بلونت راؤ اور پیشوا کے رشتہ داروں کو مقید کیا۔ یہ سب خیرخواہ حکومت کے تھے۔

دمدمہ پہ حملہ کیا مگر نقصان وہاں نہیں ہوا مسٹر ڈنکس کی کوٹھی میں نانا صاحب نے قیام کیا یہ مورچہ انگریزوں سے جانب شمال تھا۔ ۷ جون کو حملہ مورچہ پر کیا گیا میکنٹوس سوداگر کو گولی سے مار دیا۔

عبداللہ صدرالصدور و مولوی سلامت علی پکڑ کر نانا کے پاس بلائے گئے[۱]

مصطفیٰ خاں کے چھاپہ خانہ میں نانا صاحب کے اشتہارات بزبان اردو اور ناگری چھپتے تھے۔

---

[۱] ایضاً ۲۲۴ و ۲۲۳

www.toobaaelibrary.com

مضمون اشتہار

سب ہندو مسلمانوں کو لازم ہے کہ شامل ہو کر بالاتفاق اپنے اپنے مذہبوں کی حمایت میں نوکری کے واسطے حاضر آویں۔[1]

شاہ علی کوتوال نوکری چھوڑ کر چلتا ہوا تو قاضی عون الدین کو کوتوال شہر مقرر کیا۔[2]

۸ر جون کو مسٹر لوئین۔ سنٹ جارج ادیسر تحفانہ نواب گنج گرفتار ہو کر نانا کے حکم سے گولیوں سے مارے گئے بخت گڑھ پر ہولینڈ مارا گیا اور اوڈر گرس وے معہ میم صاحب و بچہ گرفتار کر کے نجف گڑھ سے لائے گئے اور نانا صاحب کے حکم سے قید کئے گئے۔

---

[1] تاریخ بغاوت ہند ص ۳،۴۴ [2] ایضاً ۴۴۴

www.toobaaelibrary.com

محمدی جھنڈا

مولوی سلامت اللہ کے مکان کے پاس محمدی جھنڈا کھڑا کیا لوگ جمع ہوئے تو مغل سرائے تک جلوس لے گئے قاضی وسیع الدین دس ترک سوار رسالہ دوم جمیل الدین ہمرائی برقندا زان جھنڈے کے ساتھ تھے اور یہی لوگ بانی جہاد تھے [1]

عورتیں بھی مردانہ لباس پہنے ہوئے اور گھوڑے پر سوار جھنڈے کے ہمراہ تھیں۔

ایک مولوی صاحب نے جو دعا اور عبادت میں مجذوب تھے اور جھنڈے کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ آج کا دن کافروں پر حملہ کرنے کا نیک نہیں ہے [1]

---

[1] ایضاً ۵۴۴

www.toobaaelibrary.com

نانا صاحب کی تخت نشینی

بٹھور میں نانا صاحب نے تخت نشینی کا خاص انتظام کیا کانپور کے عمائدین اور فوجی افسران شریک ہوئے نانا صاحب تخت پیشوا پر رونق افروز ہوئے قشقہ راج ان کی پیشانی پر لگایا گیا توپیں مبارک بادی کی چلیں اور رات کو شہر میں چراغاں کیا گیا۔ یہ دربار شاندار طریقہ سے انجام پذیر ہوا۔ سب نے حلف وفاداری اٹھایا ایک کانسل انتظام کے لئے قائم ہوئی دیوان عظیم اللہ خاں بنائے گئے۔

نانا صاحب نے بابا بھٹ کے نام حکم نامہ جاری کیا کہ کانپور کے ضلع کے تحصیلداروں کے نام حکم بھیجا جائے کہ محاصل جلد خزانہ میں داخل کریں [1]

دوسرے دن نانا راؤ کانپور آئے ایک دربار عام کیا گیا عمائد کانپور شریک ہوئے خیمہ پر بہادر شاہ کے

---

[1] تاریخ بغاوت ہند صفحہ ۷۷۴ کمپنی کی حکومت ۳۶۹

www.toobaaelibrary.com

نام کا پرچم لہرایا گیا سلہ اور توپوں کی سلامی سر کی گئی ۲۵ جون ۱۸۵۷ء کی تاریخ وہ تھی کہ کانپور انگریزی اثرات سے خالی تھا

عظیم اللہ خاں یہ چاہتا تھا کہ نانا راؤ تمام ہندوستان کا مہاراجہ کیا جائے مگر نانا راؤ نے اعلان کیا کہ میں بہادر شاہ کا نائب ہوں اور اپنا سفیر بادشاہ کی خدمت میں روانہ کیا کہ نیابت کی مسند حاصل کرے۔ ایک وفد اپنے بھائی بلہار راؤ کی سرکردگی میں، بریلی کے نواب بہادر خاں کے پاس بھیجا جو جنرل بخت خاں کے ساتھ دہلی روانہ ہو گیا سلہ

نانا راؤ کے جھنڈے تلے ۱۲ ہزار فوج جمع ہو گئی اس کی کمان تانتیا ٹوپے اور مینا بائی کے ہاتھ میں تھی۔ ۹ جون کو حاجی حاکم کوتوال شہر مقرر ہوا۔

کپتان اسٹیپلز اور لفٹننٹ مارس پلٹن ۸ نمبر نے اس کو قتل کیا۔

پانڈو رانگ راؤ نانا کا برادر زادہ تھا بٹھور کا حاکم تھا اس کے سامنے کارٹر کی بیگم حاملہ تھی بیٹھوا کی بیوہ رانیوں نے

سلہ مسلمانوں کا روشن مستقبل صفحہ ۸۹

سلہ کمپنی کی حکومت صفحہ ۳۶۹

www.toobaaelibrary.com

اس کی جان بچائی۔ کمارٹر قتل کیا گیا۔

عدالت و انتظام شہر

نانا صاحب کی کچہریاں بابا بھٹ اور لالہ رام لعل ڈپٹی کلکٹر کے اجلاس سے کھلیں۔

گنگا پرشاد منشی ٹامس گمبرین دے

شیو پرشاد خزانچی مقرر ہوئے گنگا پرشاد جمعدار اور جنگل کشور جوہری بدری ہان فروش، دلا اندھا ... جگن ناتھ شورہ فروش سے شورہ لیا امام علی بن جنگی معزور صوبہ دار توپ خانہ نے بم کے گولے تیار کئے

راجو ڈلکس کو گھنشام زمیندار نے قتل کیا۔

دمدمہ کے نیچے سرنگ صوبہ دار دلادر اور گنگا نانک کی مدد سے کھدوائی شروع ہوئی ریاض علی صوبہ دار

ایضاً ص ۵۰، ۴۸ - ۵۳

www.toobaaelibrary.com

توپ خانہ نے ایک گولہ مارا بارک جلنے لگی اس صلہ میں
نو سو روپے نانا نے اس کو دیئے۔
شاہ علی کوتوال نانا کے یہاں کوارٹر جنرل مقرر ہوا
اور شعبہ اخبار کا افسر بھی کیا گیا

دوسرا جھنڈا

اس کے بعد کانپور میں بسر کردگی مولوی عبداللہ صدر الصدور
ایک محمدی جھنڈا کھڑا ہوا جس کے نیچے سب مسلمان جمع
ہوئے [1]

نانا صاحب نے میگزین پر قبضہ کیا چاروں طرف
سے محبان وطن کے غول کے غول آرہے تھے دمدمہ پر
برابر گولہ برسا رہے تھے ایک بارک میں آگ لگ
گئی چالیس آدمی جل گئے چار ہزار فوج نانا کی تھی [1] مگر
نانا نے محصورین پر رحم کھایا ورنہ وہیلر کی فوج اور

---

[1] تاریخ بغاوت ہند ۳۱۳

www.toobaaelibrary.com

ساتھی سب ختم ہو چکے تھے ویلر نے بھی نانا کی بہادری کا اندازہ کر لیا ادھر نانا راؤ نے فوج کا جائزہ لیا اور جنرل ویلر کو اطلاع دی کہ میں آپ کے مقابلہ کے واسطے آیا ہوں[1] یہ اس بے الضافی کا جواب ہے جو میرے ساتھ کی گئی۔

تمام ہندوستانی فوج ساتھ تھی دمدمہ کے مقابل میں آئے اور توپیں دمدمہ کے مقابل لگا دیں ۲۰ جون کو دس بجے صبح سے گولہ باری شروع ہوئی یہاں بارکوں میں ۸۵۰ انگریز موجود تھے اور آٹھ توپیں تھیں[2] ہر دو نے مقابلہ خوب کیا۔

۲۶ جون نادری پلٹن تلنگہ زیر حکم میر نواب ۱۷ پلٹن زیر حکم فدا حسین معہ سوار اور توپ خانہ نانا سے ملی نانا نے انکی دعوت شیرینی کی کی۔

---

[1] بغاوت ہند ص ۴۰۷ ـ ۳۱۴ [2] ایضاً

www.toobaaelibrary.com

۱۷ر جون ایک عدالت فیصلہ مقدمات فوجداری باجلاس نانا بھٹ وعظیم اللہ و شاہ علی و جوالا پرشاد اور احمد علی خاں وکیل کھلی عدالت کے حکم سے ننگی اور اس کے ساتھیوں کو گدھوں پر چڑھاکر شہر میں پھیرا یا اور ان کے مکان مسمار کرا دئے گئے ایک شخص نے چوری کی تھی اس لئے ہاتھ اس جرم میں کاٹے گئے۔

دمدمہ کے جانب جنوب ایک مورچہ میر نواب قائم ہوا جس سے بہت نقصان پہونچا۔

۱۹ کو مولوی لیاقت علی الہ آباد سے کانپور آ گئے اور نانا سے ملے۔

۲۰ر جون کو ۱۷ پلٹن معہ توپ اور خزانہ اعظم گڑھ سے آئے اس تاریخ مجلس شورہ منعقد ہوئی نانا بھٹ عظیم اللہ شاہ علی احمد علی خان و اکبر علی و احمد اللہ برگیڈیر جوالا پرشاد اور جنرل ٹیکا سنگھ مولوی لیاقت علی وغیرہ سب مشورہ میں شریک ہوئے انگریزوں کو مروا ڈالنے کا ہوا۔

۲۳ر جون کو عظیم اللہ جوالا پرشاد اور شاہ علی نے

www.toobaaelibrary.com

جیکب کی میم سے مشورہ کیا کہ وہیلر ہتھیار ڈالدے اور الہٰ آباد مع ساتھیوں کے چلا جائے چنانچہ وہ میم مورچہ میں گئی اور رضامندی کرائی ۲۶ کو عہد نامہ لکھا گیا اور ستی چورا گھاٹ پر طے ہوا کہ سب انگریز آکر جمع ہو جائیں ۲۶ جون کو نانا نے شرائط صلح اور امن پیش کی
یہ بیان ڈاکٹر مکند لال کا ہے۔

شرط یہ تھی کہ تمام گورے اور انگریز
جنکو لارڈ ڈلہوزی کے کاموں سے
کچھ تعلق نہ تھا وہ اگر ہتھیار دے
کر اپنے آپ کو حوالہ کریں گے تو
ان کی جان بخشی ہوگی اور ان کو الہٰ آباد
بھیجدیا جائے گا۔

کپتان مور نے جو ۳۲ پلٹن کا حاکم تھا اس نے شرط قبول کی وہیلر کی اجازت سے عہد نامہ پر دستخط ہوئے۔

ا؎ ایضاً ۴۵۸

www.toobaaelibrary.com

کشتیاں انگریزوں کو الہ آباد لے جانے کے لئے ساحل گنگا پر تیار تھیں ۲۷ جون کی صبح کو انگریز مرد اور عورتیں بچے گھاٹ پر پہونچے کچھ لوگ سوار بھی ہو گئے۔ مگر انگریز کے ظلم و تشدّد نے اعلیٰ و ادنیٰ سب کو بیزار کر دیا تھا ملّاح بھی ان سے نالاں تھے چنانچہ انہوں نے تمام کشتیوں کو آگ لگا کر راہ فرار اختیار کی ادھر بندوقوں اور توپوں کے فیر ہونے لگے ۳۰ کشتیوں میں سے ۲ کشتیاں آگے چلتی ہوئیں غرضکہ انگریز اس موقعہ پر بہت مارے گئے کچھ بی بی ہاؤس میں قید کئے گئے جہاں وہ گولیوں سے اڑا دئے گئے تقریباً دو سو تھے کچھ دمدمہ کے کنوئیں میں لاشیں ڈال دی گئیں کچھ گنگا میں بہا دی گئیں غرضکہ تمام جنگی ذخیرہ اور ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ نقد نانا کے ہاتھ لگا۔

تانتیا ٹوپے نے خلوت میں نانا سے مشورہ کیا اور اس نے فوج کو حکم جاری کیا صبح کو دو لاکھ پچھلی رات کو جو درا گھاٹ پر موجود رہے، جوالا پرشاد بھی وہیں رہا توپ مسٹر سنی کی کوٹھی پر چلا دی گئی تانتیا ٹوپے معہ ساتھیوں کے شوالہ

www.toobaaelibrary.com

سمجھو کہ اندر اس میں چھپے ہیں۔

گاڑیاں مورچہ گاہ انگریزی پر گئیں اور ان کو لے کر گھاٹ پر پہونچیں جنرل ویلر کا فیل بان قاسم خاں ویلر کی میم اور لڑکی کو کشتی میں سوار کرا کر ویلر کو لینے گیا وہ گھوڑے پر آرہا تھا گھاٹ پر پہنچا تینوں کشتیوں میں سوار ہوئے کرنل ایوراٹ زخمی تھا پالکی میں آرہا تھا وہ راہ میں قتل کیا گیا بجور ناتھ سنگھ ٹھاکر اور رام بہٹ اہیر لعلی دوس نے اس کو مارا سردار بالا راؤ عظیم اللہ اور تانتیا ٹوپی گھوڑوں پر سوار ہو کے گھاٹ آئے اور شوالہ ہردواس میں مقیم ہوئے بالا راؤ اور عظیم اللہ کے حکم سے بگل بجا اور انگریزوں پر فیر شروع ہو گئے، پادریوں اور انگریزوں کو چن چن کے قتل کیا بیلہ سنگھ رسالدار نقی بلاس سنگھ کو توال اور شیخ حنیف اکبر علی نے اس قتل عام میں معاونت کی[1] ۱۲۰ میمیں اور بچے مارے گئے جو بچے ان کو نانا کے پاس لیگئے

---

[1] ایضاً ۳۶۲ ۳۷۲

www.toobaaelibrary.com

یہ سب کوٹھی سواڈ میں قید کئے گئے نگراں تانتیا ٹوپی تھا اور جمعدار یوسف خان حسینی خانم بھی نگراں رہے اٹھارہ انگریز جو گھاٹ سے بھاگے تھے گرفتار ہو کے آئے کوٹھی کے میدان میں گولیوں سے اُڑائے گئے۔

اب ۲۸ جون تھا اس وقت نانا کے قبضہ میں ۱۳ رسالہ نمبر ۱ - ۱۷ - ۵۲ - ۵۹ توپ خانہ نمبر ۱۸ نمبر ۱۴ تھا اور اس رسالہ نمبر ۷ نمبر ۶ نمبر ۱۲ یہ فوج تھی۔

تانتیا ٹوپے نے دیبی دین کو چار ہزار چار سو روپیہ کشتیوں کے نقصان کے دیئے پانسو روپیہ بٹھور کے ملاحوں کو انعام دیا گیا اس نے آگ کشتیوں میں لگائی تھی نانا راؤ بٹھور گئے عظیم اللہ جوالا پرشاد شاہ علی کانپور کے انتظام کو رہے۔

www.toobaaelibrary.com

فتح کانپور کی

سر ہنری ہولاک ایران گیا ہوا وہاں سے کلکتہ گیا اور ۳۰ جون کو الہ آباد پہنچکر کانپور جانے کا انتظام کیا ۲۰۰۰ گوروں کو لے کر کانپور روانہ ہوا ۱۸ کو ہولاک ایک ہزار گورہ اس کے ساتھ تھے پہلے فتح پور بسوا فتح کیا پھر اونگ پر حریت نوازوں سے مقابلہ کیا وہ شکست کھا گئے سر پانڈو ندی پر مقابلہ ہوا انگریز کامیاب رہا۔ ۱۶ کو نانا صاحب خود کمان لے کر ہولاک سے مقابل ہو گیا مگر وہاں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا وہاں سے ہٹ کر نانا راؤ کانپور آئے میگزین اڑا دیا اور بٹھور گئے اور وہاں سے لکھنؤ چلے گئے۔

چار لڑائیاں ہوئیں اور ۱۶ جولائی کو کانپور پر قبضہ ہولاک کا ہو گیا اس کے ساتھ تین سو سکھ تھے۔

www.toobaaelibrary.com

لکھنؤ کی روانگی

نانا نے فتح پور چوراسی میں قیام کیا ادھر انگریزی فوج نے جھٹور کے قصبہ کو لوٹا محلات توپوں سے مسمار کرائے مینا بائی رہ گئی تھی گرفتار کرلی گئی جس کو آگ میں جلا دیا گیا ؎۱ اس کے بعد جنرل ہیگ نے تین ہزار حریت نوازوں کو دار پر چڑھا دیا ؎۲ اعظم علی جو سرگروہ تھے وہ سولی پر چڑھا دئیے گئے نانا راؤ نے حضرت محل کے پاس اپنا وکیل بھیجا انہوں نے راجہ جے لال سنگھ کلکٹر لکھنؤ کو حکم دیا کہ ۱۲۱ اونٹ ۲۹ چھکڑے ۱۰ گاڑیاں پچیس ہاتھی لے کر فتح پور چوراسی جاؤ اور نانا صاحب کو حفظ مراتب کا لحاظ رکھتے ہوئے لکھنؤ لے

؎۱ سیلاب خون ص ۲۵۱ ؎۲ قیصر التواریخ حصہ دوم

www.toobaaelibrary.com

آئے چنانچہ نانا صاحب ذوالحجہ ۱۲۷۳ھ کو لکھنؤ میں داخل ہوئے ۱۱ ضرب توپ سلامی دی گئی ۲۵ ہزار روپیہ دعوت کے اور خلعت قبائے زریں شمشیر وسپر مالائے مروارید نورتن مرصع دوشالہ رومال اسپ مع ساز نقرہ وہودج نانا راؤ کی خدمت میں حضرت محل کی جانب سے پیش کیا گیا[1] جنرل بخت خاں دلّی سے ناکام ہو کر لکھنؤ آئے تو نانا راؤ سے ان سے بدمزگی ہو گئی لکھنؤ میں نانا صاحب سے عظیم اللہ خاں سے ملاقات ہوئی شکوہ شکایت کے بعد مولوی احمد اللہ شاہ کے پاس لے گئے مولوی صاحب نے نانا کو گلے سے لگایا اور مجلس شوری میں شریک کر لیا۔ لکھنؤ کے ہر معرکہ میں عظیم اللہ خان اور نانا صاحب شاہ صاحب کے ہمراہ رہے شاہ صاحب شاہجہاں پور گئے اور

---

[1] قیصر التواریخ جلد دوم صفحہ ۲۵۷ سے ۹۲ داستان غدر از ظہیر دہلوی ۱۳۵

www.toobaaelibrary.com

اور محمدی پور میں چندروزہ حکومت قائم کی سکہ چلا سب شریک تھے۔ شاہ صاحب کی شہادت کے بعد نانا راؤ مع عظیم اللہ خاں اور ہمراہیوں کے نیپال کی ترائی میں چلے گئے ۱۴ ماہ ادھر سے ادھر جنگلوں میں جان بچاتے پھرے ان کے برادر زادے راؤ صاحب بیمار ہوکر سیالکوٹ گئے وہیں گرفتار ہوئے اور بٹھور لائے گئے پھانسی دیدی گئی[۱] دیوکیاری کے جنگل میں نانا راؤ تھے کہ میعادی بخار میں مبتلا ہوئے اکتوبر ۵۸ء میں فوت ہوگئے انکی مستورات کو مہاراجہ نیپال نے بلوا کر دار الحکومت کھٹمنڈو میں مکان دے دیا وہیں ان لوگوں نے زندگی ختم کی[۲] جوالا پرشاد نانا راؤ کا ساتھی تھا گرفتار ہوا کانپور کے اس گھاٹ پر جہاں وہیلر کی کشتی پر گولیاں برسائی تھیں پھانسی دی گئی[۳]

---

[۱] مشاہیر عالم کی داستان مصیبت صفحہ ۱۴۵ [۲] ایضاً ۱۴۶

[۳] تاریخ بغاوت ہند حصہ دوم صفحہ ۱۹۳ –

www.toobaaelibrary.com

عظیم اللہ خان نے ۱۸۵۹ء میں نیپال کی ترائی میں
انتقال کیا ؎۱

ان کی یادگار میں بٹھور میں عظیم اللہ خاں کی بیٹھک
آج بھی کھنڈر کی صورت میں موجود ہے

انگریز نے نانا صاحب کی عرصہ تک تلاش جاری
رکھی ۔ اور کئی بے گناہ اس کے دھوکے میں گرفتار
کئے گئے اور دار پر چڑھا دئے گئے ۔

؎۱ قیصر التواریخ جلد دوم صفحہ ۲۴۲ و غدر کے چند علما ۱۱۰

www.toobaaelibrary.com

تانتیا ٹوپے

جنرل مہابیر تانتیا ٹوپے سری پانڈو رنگ راؤ بہٹ کا لڑکا احمد نگر کے ایک قصبہ کا رہنے والا تھا نانا فرنویس کی فوج میں افسر رہ چکا تھا دو سال میں انگریزوں سے بہت سی لڑائیاں لڑ چکا تھا رانی جھانسی کا بھی معاون رہا چارلس بال اپنی تصنیف میں اس کے متعلق لکھتا ہے۔

انگریز سے ذرا کم مضبوط دشمن سے اگر تانتیا ٹوپے کو واسطہ پڑتا تو وہ ایک وسیع مرہٹہ سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہوجاتا اور پھر سے پیشوا بن جاتا تانتیا ٹوپے کے نام سے یورپ ہمارے اپنے جرنیلوں سے زیادہ واقف ہوگیا تھا[1]

---

[1] ہندوستانی غدر کی تاریخ جلد ۲ صفحہ ۶۰۴

www.toobaaelibrary.com

راجہ مان سنگھ نے اس کو گرفتار کرا دیا مع اپنے والد کے رسمی مقدمہ کے بعد پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

ختم شد

اس سلسلہ کی دیگر کتب جو تیار ہیں

بہادر شاہ ظفر	-/۲
مولوی احمد اللہ شاہ	-/۱۰/-
مولانا فضل حق	-/۱۰/-
ڈاکٹر وزیر خاں منیر شکوہ آبادی	-/۱۰/-
مولوی رحمت اللہ کیرانوی	-/۱۰/-
شہزادہ فیروز شاہ	-/۱۰/-
نواب زینت محل	-/۱۰/-
نواب ولی داد خاں	-/۱۰/-

ملنے کا پتہ

سلطان حسین اینڈ سنز مقابل مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی

www.toobaaelibrary.com

خاتم النبیینؐ ——— مرتبہ ابراہیم العماری

سیرت پاک پر اپنی طرز کی بالکل نئی کتاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے سچے حالات آپ کی تعلیم، معاشرت، رہنا، سہنا، اٹھنا، بیٹھنا، بات چیت اور سارے واقعات سادہ اور آسان طریقے پر نہایت ہی صاف وسلیس اور عام فہم زبان میں مختصر اور جامع طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت دو ۲ روپے۔

تعلیم اسلام ——— مولفہ مولانا مولوی محمد عبد الصمد خاں صاحب میرٹھی

مولف نے اس ضروری اور روزانہ کام آنے والی کتاب کو بہت ہی معتبر فقہ کی کتابوں سے استنباط کر کے اختصار کے ساتھ بڑی محنت و کوشش و خوبصورتی سے سوال وجواب کی صورت میں پیش کیا ہے جس سے ہمیں پوری امید ہے کہ ہمارے بچے جوان بوڑھے سب زیادہ فائدہ اٹھا کر اپنی دینی اور دنیاوی حالت درست کر سکیں گے۔ اس مختصر سی کتاب میں طہارت یعنی غسل اور وضو کے طریقے بتانے کے بعد نمازوں کی ترکیب ان کے فرائض و واجبات اور مکروہات کا مجمل طریقہ پر بیان ہے۔ نماز تراویح نماز عیدین اور دیگر نمازوں زکواۃ، عقیقہ، نکاح وطلاق مردے کی تجہیز وتکفین کے مسائل کا بھی حسب ضرورت ذکر کیا گیا ہے آخر میں نماز کے وظیفے اور مناجات بھی شامل ہیں۔ ضخامت تقریباً پونے تین سو صفحات قیمت دو روپے ۲ ۸ آنے

سلطان حسین اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی

www.toobaaelibrary.com

جویائے حق

حصہ اول و دوم و سوم

افسانوی رنگ میں حقیقتوں کو اس طرح دل نشین کرتا ہے کہ ان کا نقش قلب سے مٹنے نہ پائے۔ ایک ادیب اور فن کار کا سب سے بڑا کمال ہے۔

جویائے حق میں مولانا شرر نے مشہور صحابی حضرت سلیمان فارسی کے اسلام لانے کے واقعہ کو ایسے نئے انداز میں پیش کیا ہے کہ تینوں حصوں کے ختم کرنے کے بعد بھی آپ بے اختیار پکار اٹھیں گے کہ کاش اس کا چوتھا حصہ ہوتا۔ ہر حقیقت آپ کے قلب پر نقش ہوتی جائے گی۔ عشق و محبت رسول کے مناظر کتاب کے ہر صفحہ میں آپ کے اس شعور کو پیدا کریں گے جو ایک مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ جویائے حق مولانا شرر کا وہ شاہکار ہے جس کو اسلامی تاریخ ادب اور افسانویت کے لطیف امتزاج نے ایک نیا آب و رنگ بخشا ہے کتابت و طباعت دیدہ زیب خوبصورت گرد پوش اور مضبوط جلد کے ساتھ۔ قیمت (کامل نو روپے)

سلطان حسین اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی

www.toobaaelibrary.com

فتح اندلس

اگر ماضی کی عظمتوں کا حال معلوم کر کے مستقبل کا چراغ روشن کیا جا سکتا ہے تو آپ "فتح اندلس" ضرور پڑھیے۔ اس ناول میں مولانا شرر نے اندلس کی تاریخ کو اس طرح سمجھا ہے کہ اندلس کی فتح کا ہر واقعہ فلم کی تصویروں کی طرح آپ کے سامنے آجاتا ہے اور ماضی کی عظمتوں کو سامنے لا کر مستقبل کی درخشانی کے لئے ایک نئی اُمنگ اور ولولہ قلب میں پیدا کرتا ہے، حق و باطل کا ٹکراؤ بالآخر باطل پر حق کا غلبہ اس ناول کے وہ محور ہیں جس پر ساری داستان گھومتی ہے۔ حسن و عشق کی چاشنی نے اس ناول کی دل کشی اور بھی بڑھا دیا، کتاب کا ہر صفحہ نئی دلچسپیاں آپ کے سامنے لاتا ہے۔ اور یہ دلچسپیاں اس حد تک بڑھتی ہیں کہ آپ کتاب کے ختم کرنے پر یہ طرح محسوس کرتے ہیں کہ کاش شرر کا کوئی اور دوسرا ناول بھی آپ کے پاس موجود تھا۔

حسین و جمیل جلد کے ساتھ قیمت چار روپے آٹھ آنے

سلطان حسین اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب بولٹن مسافر خانہ بندر روڈ کراچی

www.toobaaelibrary.com

ایام عرب ــــ حصہ اوّل و دوم

مولانا شرر کا یہ ناول اپنے اندر بے انداز دلکشی رکھتا ہے، عرب کے زمانہ جاہلیت کی ایک حسین و جمیل داستان کو مولانا نے اس انداز سے لکھا ہے کہ اس کا ہر کردار ایک جیتی جاگتی تصویر کی صورت میں آپ کے سامنے آتا ہے۔ اس داستان کی لطافتیں اور رعنائیاں پڑھنے والے کو اپنے اندر جذب کر کے غم امروز اور فکر فردا سے بے نیاز بنا دیتی ہے۔

حسین و خوبصورت گرد پوش دیدہ زیب کتابت و طباعت مکمل دو جلدوں کی قیمت پانچ روپے

مفتوح فاتح

فرانس کے شہنشاہ بودنہ کی ناز آفریں بیٹی اور ایک عرب نوجوان کی دلچسپ داستان محبت۔

محبت کی وہ کہانی ہے جسے آپ پڑھنے کے بعد بھول نہیں سکتے مولانا شرر نے حسن و عشق سوز و گداز ہجر و وصال کے عناصر میں کہانی کو مرتب کیا ہے، اس کہانی کی دل آویزی میں پڑھنے والا گم ہو کر رہ جاتا ہے، مولانا کا ایک شاہکار تاریخی ناول۔

مضبوط اور خوبصورت جلد علیحدہ طباعت و کتابت قیمت چار روپے۔

زوال بغداد:- بغداد جس کو عباسی حکمرانوں نے اپنا دارالسلطنت بنا کر رشک جنت بنایا تھا۔ جو کبھی علم و فضل تہذیب و تمدن کا مرکز تھا جس کی رونقیں دنیا بھر کے سیاحوں کو حیران بناتی تھی، آخر کے عروج نے بھی زوال کے دن دیکھے یہ زوال کس طرح آیا ایک عبرتناک داستان ہے جس کو افسانوی رنگ میں مولانا شرر نے "زوال بغداد" میں پیش کیا ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

سلطان حسین اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی

www.toobaaelibrary.com

اسلامی تاریخی کتابیں

مرد مجاہد :- ایک اولوالعزم نوجوان مجاہد کی داستان جس نے مٹھی بھر
عربوں کی جمعیت سے ترکوں کے ایک سیلِ گراں کا منہ موڑ دیا جس کی شجاعت
اور جانبازی کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھا تھا جس کے لئے تیروں کی سنسناہٹوں
اور تلواروں کی جھنکار رباب و چنگ کی حیثیت رکھتی تھی، پاکستان و ہند کے محبوب
ادیب خان محبوب طرزی کا ایک نیا دلکش تاریخی ناول کتابت و طباعت دیدہ زیب
خوبصورت سرورق — قیمت للعہ

بہادر کُرد :- صادق سردھنوی کا ولولہ انگیز ناول کردوں کا
دُنیا کے وحشی لوگوں میں شمار تھا لیکن جب اسلام
کی نورانی شمع نے ان کے دل و دماغ کو روشن کیا تو وہ دنیا کی بہترین قوم
بن گئے۔ جب زار روس ان کے مقابلہ پر آیا تو یہ اسلام کی عظمت اور بڑائی کے
لئے سینہ سپر ہو گئے۔ قیمت معہ رنگین گردپوش للعہ

ملنے کا پتہ

سلطان حسین اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب

مولوی مسافر خانہ بندر روڈ۔ کراچی

(آرمی پریس نکل روڈ کراچی)

KARDS
95 4 30

www.toobaaelibrary.com

ہماری چند ادبی تاریخی مشہور کتابیں

رئیس احمد جعفری

دل کے آنسو ۔۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ

پھندا ۔۔ ایک روپیہ بارہ آنہ

کرشن چندر

پودے ۔۔ دو روپے

ہل کے سایہ میں ۔۔ چھ روپے آٹھ آنے

رشید اختر ندوی

گل رخ ۔۔ دو روپے

تشنگی ۔۔ چار روپے آٹھ آنے

مولانا صادق حسین صدیقی سردھنوی

معرکۂ بدر ۔۔ تین روپے

خونخوار زنگی ۔۔ تین روپے آٹھ آنے

فتح کابل ۔۔ چار روپے آٹھ آنے

خوفناک جنگ ۔۔ چار روپے آٹھ آنے

فتح بیت المقدس ۔۔ تین روپے آٹھ آنے

خلیفۂ اعظم ۔۔ چار روپے

نواب واجد علی شاہ ۔۔ تین روپے آٹھ آنے

بہادر کرد ۔۔ چار روپے آٹھ آنے

نور الدین زنگی ۔۔ چار روپے

عماد الدین زنگی ۔۔ چار روپے

نادم سیتاپوری

منجدھار ـــ افسانوں کا مجموعہ۔ دو روپے آٹھ

ان سنی ـــ ناول ۔۔ دو روپے

علامہ آرزو لکھنوی

سازِ حیات مختلف غزلیات کا مجموعہ آٹھ آنے

سید ذوالفقار الحق مہر

قمر النساء بی اے۔ اخلاقی ناول ۔۔ ایک روپیہ آٹھ

شکیلہ ـــ دلچسپ ناول ۔ ایک روپیہ آٹھ

راز کی باتیں ـــ افسانوں کا مجموعہ ۔ دو روپے آٹھ

ستاروں سے آگے ۔۔ دو روپے بارہ

سلطانہ ـــ ناول ۔۔ ایک روپیہ آ

خلیل جبران

پکار۔ (ایک ایسا ناول جو خدا کی وحدانیت پر دلیل ہے) ایک روپیہ آٹھ

نجم آفندی

ترقی کی برکتیں ـــ افسانوں کا مجموعہ ایک روپیہ

بیاضِ نجم ـــ نوحہ جات اور مرثیے۔ دو رو

نجم کے سو شعر ـــ منتخبہ اشعار ۔۔ چار آنے

عادل رشید

خزاں کے پھول ۔۔ دو روپے

دکھتی رگیں ۔۔ تین روپے آٹھ

ہر ایک کتاب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

سلطان حسین اینڈ سنز تاجران کتب بندر روڈ کراچی